THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

شمائلِ نبوی ﷺ کے اظہار کے ادبی و فکری مناہج اور ان پر قرآن و حدیث کے اثرات: مجموعہ 'حریمِ نور' کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Literary and Intellectual Approaches to the Expression of Prophetic Characteristics (Shamā'il) and Their Qur'anic and Hadith Influences: An Analytical Study of "Hareem-e-Noor"

Akhtar Ali
Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt. Degree College No. 1, Dera Ismail Khan, KPK, Pakistan.
Email: akhtaraliwaziri3@gmail.com
Muhammad Bilal
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies and Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan, Pakistan.
Email: bilalbkr4@gmail.com
Naina Faisal
Lecturer, DVM Department, Gomal University, Dera Ismail Khan, Pakistan.
Email: nainakhanmsd3@gmail.com

Abstract

The study of Shamā'il al-Nabī (Prophetic characteristics) occupies a central place in Islamic scholarship, as it reflects th physical, moral, and spiritual attributes of the Prophet Muhammad (peace be upon him). Over time, scholars, poets, and writers have adopted diverse literary and intellectual approaches to portray these attributes, drawing deeply from the Qur'an and Hadith. This research explores the various methodologies employed in expressing the Shamā'il of the Prophet ﷺ, with particular focus on the poetic collection "Hareem-e-Noor." The Qur'an presents the Prophet ﷺ as an embodiment of the highest moral excellence, while the Hadith literature provides detailed descriptions of his character, habits, and physical features. These foundational sources have significantly influenced later literary expressions, especially in devotional poetry such as Hamd and Na't. This study analyzes how these influences are reflected in the thematic, stylistic, and symbolic dimensions of the selected poetic work. Adopting a descriptive and analytical approach, the research categorizes the methodologies of expression into emotional, descriptive, symbolic, and didactic forms. It further examines how the poet integrates Qur'anic themes and Prophetic traditions to construct a spiritually engaging and intellectually meaningful portrayal of the Prophet ﷺ. The study concludes that the poetic depiction of Shamā'il is not merely an artistic endeavor but a continuation of a deeply rooted Islamic tradition grounded in revelation. It highlights that such works play a vital role in nurturing love for the Prophet ﷺ and in transmitting his exemplary character to contemporary audiences.

Keywords: *Shamā'il al-Nabī, Qur'an, Hadith, Na't Poetry, Literary Methodology, Prophetic Character, Islamic Literature*

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

تعارفِ موضوع

شمائلِ نبوی ﷺ اسلامی علوم و ادب کا ایک نہایت اہم موضوع ہے، جس کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے ظاہری و باطنی اوصاف کو بیان کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید نے رسول اکرم ﷺ کو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ قرار دیا اور آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا، جبکہ احادیثِ نبویہ نے آپ ﷺ کی زندگی، عادات، اخلاق اور معمولات کی تفصیل فراہم کی۔ انہی بنیادی مصادر کی روشنی میں علماء، محدثین اور شعراء نے مختلف ادوار میں شمائلِ نبوی ﷺ کو بیان کرنے کے لیے متنوع اسالیب اور مناہج اختیار کیے۔ خصوصاً اردو ادب میں حمد و نعت کی روایت نے شمائلِ نبوی ﷺ کے بیان کو ایک منفرد ادبی رنگ عطا کیا ہے، جس میں جذباتی، فکری اور روحانی عناصر کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ زیرِ نظر تحقیق میں مجموعہ "حریمِ نور" کے اشعار کو بنیاد بنا کر یہ جائزہ لیا جائے گا کہ شاعر نے کن ادبی و فکری مناہج کے ذریعے شمائلِ نبوی ﷺ کو پیش کیا ہے اور ان پر قرآن و حدیث کے اثرات کس حد تک نمایاں ہیں۔ یہ مطالعہ نہ صرف ادبی جہات کو واضح کرتا ہے بلکہ اس امر کو بھی اجاگر کرتا ہے کہ شمائلِ نبوی ﷺ کا بیان دراصل اسلامی روایت کا تسلسل ہے جو محبتِ رسول ﷺ اور اتباعِ سنت کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔

شمائلِ نبوی ﷺ

شمائلِ نبویؐ سے مراد نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ تمام جسمانی، اخلاقی، اور شخصی صفات ہیں جو آپؐ کی ظاہری و باطنی خوبیوں کو بیان کرتی ہیں۔ اس میں آپؐ کے جسمانی اوصاف جیسے چہرہ، قد، بال، لباس اور طور طریقے کے ساتھ ساتھ آپؐ کے اخلاق، عادات، رویے اور معمولاتِ زندگی بھی شامل ہیں۔

لغوی معنی

لفظ "شمائل" عربی زبان میں "شِمال" (بائیں طرف) سے نکلا ہے، لیکن جب اسے نبی کریم ﷺ کی صفات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب اوصاف، عادات یا خوبیاں ہوتا ہے۔ یعنی شمائل نبویؐ سے مراد نبی اکرم ﷺ کی ظاہری اور باطنی خوبیاں ہیں۔

لسان العرب میں ابن منظور یوں رقمطراز ہیں: "الشَّمِيلَةُ من الطَّبِيعَةِ، وجمعها شَمائِلُ"[1]

(شمائل طبیعت کی خوبیاں ہیں اور اس کی جمع شمائل ہے)

یہاں شمائل کا لغوی مطلب "خصلت" یا "عادات" ہے، جو کسی فرد کی فطرت اور اوصاف کو بیان کرتا ہے۔

القاموس المحیط میں ہے: "الشَّمَائِلُ: الخِصَالُ وَالطِّبَاعُ[2]"

(شمائل سے مراد خصلتیں اور فطری عادات ہیں)

1۔ افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب۔ ج:11، ص:337

2۔ فیروزآبادي، مجد الدین، القاموس المحیط (ریاض: مؤسسة الرسالة، 2005ء) ج:4، ص:345

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

یہ بھی شمائل کے معنی کو "عادات وخصائل" کے طور پر واضح کرتا ہے۔

سیدہ پروین زینب سروری نے زیر تحقیق مجموعہ حمد ونعت "حریم نور" میں اشعار کے ذریعے محسن انسانیت ﷺ کے شمائل نبویؐ کو بیان کیا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں

1) حضور ﷺ کی تبسم کا بیان

حضور ﷺ کا تبسم آپ ﷺ کی شخصیت کا وہ پہلو تھا جس نے دلوں کو جیت لیا۔ آپ ﷺ کی مسکراہٹ میں روحانی تاثیر اور دلوں کو سکون بخشنے والی کیفیت تھی۔ قرآن و حدیث میں اس مسکراہٹ کو نرمی، محبت اور رحم کی علامت قرار دیا گیا ہے، اور سیدہ پروین زینب سروری کی نعتیہ شاعری میں بھی اسے نبی کریم ﷺ کی محبت ورحمت کا عکاس بتایا گیا ہے۔

سیدہ پروین زینب سروری حضور ﷺ کی مسکراہٹ اور نگاہ کی روحانی تاثیر کو بیان کرتی ہے، جو نہ صرف دلوں کو خوشی عطا کرتی ہے بلکہ کائنات کی زینت بھی ہے:

"تری ایک مسکراہٹ ہے چمن کی زیب وزینت   تری چشم سرمگیں سے شبِ تار بن گئی ہے"[3]

اسی ہی شعر کو شاعرہ ایک اور مقام پر یوں بیان کرتی ہیں:

"ہے چمن کی زیب وزینت تری ایک مسکراہٹ   تری چشم سُرمگیں سے شبِ تار بن گئی ہے"[4]

شاعرہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی ایک مسکراہٹ کائنات کو زینت بخش دیتی ہے، جیسے بہار کا موسم۔ آپ ﷺ کی محبت بھری آنکھوں کی سرمگیں نظر تاریک رات کو روشن کر دیتی ہے۔

شاعرہ مزید بیان کرتی ہیں کہ کائنات کی خوبصورتی کا انحصار آپ ﷺ کے تبسم پر ہے:

"اک تبسم پہ ہے موقوف چمن کی زینت   پھول کوئی نہ کھلا آپؐ کے مسکانے تک"[5]

شاعرہ فرماتی ہیں کہ چمن (یعنی کائنات) کی زینت کا انحصار آپ ﷺ کے ایک تبسم پر ہے۔ آپ کی مسکراہٹ اتنی خوبصورت اور دلکش ہے کہ اس کے بغیر پھولوں کی کھلنے کی کوئی حیثیت نہیں۔

سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کی مبارک مسکراہٹ اور معطر بالوں کو مدینے کے گلشنوں اور باغات سے تشبیہ دے رہی ہیں۔ لکھتی ہیں کہ:

"مُسکان سے سرورؐ کی گلشن میں کھلیں کلیاں   گیسوئے معطر سے گلزار مدینے میں"[6]

3۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۳۳۱

4۔ ایضاً، ص ۵۶

5۔ ایضاً، ص ۳۲۸

6۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۶۳

The Study of Religion and History
THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

شاعرہ اس شعر میں نبی کریم ﷺ کی مسکراہٹ اور معطر گیسوؤں کی روحانی تاثیر بیان کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ کی مسکان سے گلشن میں کلیاں کھلتی ہیں اور ان کے گیسوؤں کی خوشبو سے مدینے کا گلزار مہک اٹھتا ہے

سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کے حسن اور مسکراہٹ کی خوبصورتی کو سپردِ قلم کرتی ہیں:

"چمن میں رنگ برسا ہے گلوں پر سبزہ زاروں میں   ترے حسن تبسم کے ہیں جلوے لالہ زاروں میں"

یہ شعر نبی کریم ﷺ کی شخصیت کی تاثیر کو اجاگر کرتا ہے، جو کائنات میں خوشیوں اور خوبصورتی کا باعث بنتی ہے۔ شاعرہ کے نزدیک، آپ ﷺ کا حسن و تبسم ہر جگہ اپنی جلوہ گری کرتا ہے، جس سے سبزہ زار اور پھول مزید دلکش ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی مسکراہٹ کی عظمت اور اس کی دنیا پر تاثیر کو شاعرہ مجموعہ حمد و نعت "حریم نور" میں یوں بیان کرتی ہیں:

"مسکرائیں تو زمانے کے قدم رک جائیں   وہ جہاں جس کے خریدار نظر آتے ہیں"[7]

شاعرہ کہتی ہیں کہ جب آپ ﷺ مسکراتے ہیں تو زمانے کی رفتار رک جاتی ہے، یعنی آپ ﷺ کی مسکراہٹ اتنی دلکش اور پراثر ہے کہ اس کے سامنے دنیا کی ہر چیز ٹھہر جاتی ہے۔

سیدہ پروین زینب سروری خاتم النبیین ﷺ کی مسکراہٹ سے کی تاثیر کو بیان کرتی ہیں:

"کیا روشن زمانے بھر کو اپنی مسکراہٹ سے   کھلا دے غنچۂ دل بھی مرا آہستہ آہستہ"[8]

شاعرہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی مسکراہٹ سے زمانہ روشن ہو جاتا ہے، اور ان کی محبت میں آہستہ آہستہ دل کا غنچہ بھی کھل جاتا ہے۔ یہ علامتی اظہار آپ ﷺ کی مسکراہٹ کو نہ صرف جسمانی خوبصورتی بلکہ روحانی روشنی کا منبع بھی ظاہر کرتا ہے۔

مزید لکھتی ہیں کہ:

"ستاروں کی یہ جھلمل، چاندنی کی یہ چاندنی سرورؒ   تری اک مسکراہٹ ہے، ترا فیضانِ پیہم ہے"
"تصدیق جس پہ ہیں دونوں جہاں ایسا تبسم ہے   فرشتے وجد میں آئیں وہ لہجے کا ترنم ہے"[9]

یہ اشعار نبی کریم ﷺ کی مسکراہٹ کی روحانی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ پہلے شعر میں شاعرہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کی مسکراہٹ کی چمک ستاروں اور چاندنی سے بڑھ کر ہے، جو کائنات میں روشنی پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ دوسرے شعر میں کہا گیا ہے کہ اس مسکراہٹ کی تصدیق دنیا و آخرت دونوں کرتے ہیں، اور اس کی خوبصورتی سے فرشتے بھی وجد میں آ جاتے ہیں۔ یہ اشعار آپ ﷺ کی شخصیت کے روحانی پہلو کو عیاں کرتے ہیں۔

7۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۴۰

8۔ ایضاً، ص ۱۵۸

9۔ ایضاً، ص ۱۴۹

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.3, No.4, 2025

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

"كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة، وكان لا يضحك إلا تبسما، فكنت إذا نظرت إليه قلت: اكحل العينين وليس باكحل"[10]

(رسول اللہ ؐ کی پنڈلیاں کسی قدر باریک تھیں، آپ ہنستے نہ تھے صرف مسکراتے، جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تو ایسے لگتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا)

حضور ﷺ کی مسکراہٹ اور دلکش شخصیت نے آپ کو لوگوں کے دلوں میں خاص مقام دیا، جو آپ کی رحمت و شفقت کی علامت ہے

ایک اور حدیث مبارکہ کے راوی سیدنا عبد اللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

" ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم"[11]

(میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا)

آپ ﷺ کی مسکراہٹ رحمت و شفقت کا مظہر تھی، جو لوگوں کے دلوں میں خوشی اور سکون بھر دیتی تھی۔ یہ مسکراہٹ اتنی دلکش تھی کہ اس جیسی کہیں اور نہیں ملتی، اور آپ کی شخصیت کو نکھارتی تھی۔ آپ کی یہ مسکراہٹ ہمیں سکھاتی ہے کہ خوش رہنا اور دوسروں کے ساتھ مسکراتے ہوئے پیش آنا کتنی اہمیت رکھتا ہے۔

2) حضور ﷺ کی جبیں مبارک کا بیان

نبی کریم ﷺ کی ذات اپنی تمام تر جمالیات اور صفات کے ساتھ ہمیشہ عاشقانِ رسول کے لیے محبت و عقیدت کا محور رہی ہے۔ آپ ﷺ کی مبارک جبین وہ مقام ہے جس کی روشنی نے دلوں کو منور کیا اور ہدایت کا نور پھیلایا۔ قرآن و حدیث میں آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کو کشادہ اور نورانی قرار دیا گیا ہے۔ نعتیہ شاعری میں حضور ﷺ کی جبین مبارک کا ذکر عقیدت کا اظہار اور آپ ﷺ کی بے مثال شخصیت کی عکاسی ہے۔ سیدہ پروین زینب سروری کی "حریم نور" میں بھی اسی جذبے کے تحت جبین مصطفیٰ ﷺ کو نورِ الٰہی کا مظہر قرار دیتے ہوئے عشقِ رسول ﷺ کا بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں ان اشعار کو بیان کیا جائے گا۔ شاعرہ نے نبی اکرم ﷺ کی ذات کو زمین و آسمان کی روشنی اور جنت کی زینت کا باعث بتاتی ہیں، جو کہ آپ ﷺ کی بے مثل عظمت اور نورانی شان کو بیان کرتا ہے۔

"جبیں کے نور سے روشن ہیں ماہ و مہر منیر   جمالِ خُلد بریں کا تراشباب ہوا"[12]

ایک اور مقام پر یوں منظر کشی کی گئی:

10۔ اسے امام ترمذی، ترمذی، (رقم الحدیث:۲۲۵) میں روایت کیا ہے

11۔ ایضاً، راقم الحدیث:۲۲۶

12۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور ص ۱۹۵

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.4, 2025

"صورت نُورِ فروزاں ہے جبین اطہر　　　چاند سورج ترے رخسار نظر آتے ہیں"[13]

ان اشعار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی کے نور کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ شاعرہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کے نور سے چاند اور سورج بھی روشن ہیں، اور آپ ﷺ کے حسن نے جنت کی خوبصورتی کو بھی مزید بڑھا دیا ہے۔ مزید لکھتی ہیں:

"خجل تھا، ابر میں اس نے چھپا لیا چہرہ　　　تری جبیں کے مقابل جو ماہتاب ہوا"[14]

اس شعر میں شاعرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت بیان کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ چاند، جو اپنی روشنی کے لیے مشہور ہے، نبی ﷺ کی پیشانی کے نور کے سامنے شرمندہ ہو کر بادلوں میں چھپ گیا، کیونکہ وہ اپنی روشنی کو نبی ﷺ کے نور کے مقابلے میں کم محسوس کرتا تھا۔ شاعرہ نے نبی ﷺ کے نورانی حسن کو سورج کی طرح روشن قرار دیتی ہوئی لکھتی ہیں:

"نیرِ نور ہے سرورؐ تری پُر نور جبیں　　　دیکھتے رہ گئے سب لوگ یہی آب و تاب"[15]

شاعرہ کہتی ہیں کہ اے نبی کریم ﷺ، آپ کی پیشانی چمکتے ہوئے آفتاب (نیر) کی طرح نورانی ہے، اور اس کی روشنی سے لوگ حیرت زدہ ہو کر اس کی چمک دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کی محبت اور دلکش شمائل کو ایک شعر میں یوں سپرد قلم کرتی ہیں:

"جان و دل سے تری ایک ایک ادا کے ہیں نثار　　　جس نے دیکھے ہیں شمائل، وہ جبیں اور شباب"[16]

شاعرہ کہتی ہے کہ آپ ﷺ کی ہر ادا پر جان و دل نثار ہیں۔ جس نے آپ ﷺ کی خوبصورت صفات، چہرے کی چمک اور جوانی کی بہار کو دیکھا، وہ بے اختیار آپ ﷺ پر فریفتہ ہو گیا۔ آپ ﷺ کی شخصیت کا ہر پہلو اتنا دلکش اور پُر کشش ہے کہ دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ قرآن کریم میں حضور ﷺ کی جبین مبارک کا ذکر بطور خاص نہیں آیا جبین مبارک کے متعلق احادیث میں موجود بیانات درج ذیل ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی جبین مبارک کو یوں بیان کیا:

"كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ، أَزَجَ الْحَوَاجِبِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، أَشْمَلَ، أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ، وَسِيعَ الْجَبِينِ، أَشْمَخَ الْعِرْنِينِ"[17]

(آپ ﷺ کی پیشانی کشادہ تھی، آپ کے ابرو گھنے تھے، آپ کے بال لمبے اور آپ کی آنکھیں سیاہ اور خوبصورت تھیں)

3) خاتم النبیین ﷺ کی چشمان مبارک کا بیان

13۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۴۰

14۔ ایضاً، ص ۱۹۵

15۔ ایضا، ص ۱۱۱

16۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور ص ۱۱۲

17۔ اسے امام ترمذی نے اپنی ترمذی، (رقم الحدیث: ۳۶۳۸) میں روایت کیا ہے۔

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ ہر پہلو سے بے مثال اور کامل ہے، اور آپ ﷺ کی آنکھیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک خاص نور اور حسن کا مظہر تھیں۔ قرآن کریم میں براہ راست آپ ﷺ کی آنکھوں کا ذکر تو نہیں، لیکن سورہ النجم میں آپ ﷺ کی نظر کی حقانیت اور سچائی کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ احادیث میں آپ ﷺ کی آنکھوں کی خوبصورتی، کشش اور روحانی کیفیت کی تفصیل ملتی ہے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں بڑی، خوبصورت، سیاہ و سفید تضاد میں نمایاں اور انتہائی دلکش تھیں، جو کہ آپ ﷺ کی باکمال شخصیت کی ایک جھلک پیش کرتی تھیں۔

شاعرہ سیدہ پروین زینب سروری نے حضور ﷺ کے چشمان مبارک کے بارے میں بیان کرتی ہیں:

"مہرباں آپؐ کی یزداں نے بنائی آنکھیں　　　سُرخ ڈوروں سے شفق رنگ سجائی آنکھیں"[18]

اس شعر میں شاعرہ حضور نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کے حسن اور اللہ کی عطاکردہ عنایات کو بیان کر رہی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اللہ نے آپ ﷺ کی آنکھوں کو محبت سے بنایا اور ان میں شفق جیسی سرخی سجادی، جو آپ ﷺ کی آنکھوں کی خوبصورتی اور گہرائی کی عکاس ہے۔ اور مقام پر شاعرہ یوں بیان کرتی ہیں:

"جس نے دیکھا ہے محمدؐ کی نگاہوں کا جمال　　　اُس نے پھر اور کسی کی نہیں دیکھی آنکھیں"[19]

یہ شعر نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کے بے مثال حسن اور روحانی عظمت کو بیان کرتا ہے۔ شاعرہ کہتی ہیں کہ جس نے آپ ﷺ کی نگاہوں کا جمال دیکھا، وہ دنیا کی باقی خوبصورتیوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی آنکھوں کا نورانی حسن ہر دنیاوی جمال سے برتر ہے۔ شاعرہ نبی کریم ﷺ کی ظاہری خوبصورتی کو نہایت دلکش انداز میں بیان کرتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کی پلکوں کے اوپر موجود ابرو کو ہلال سے تشبیہ دی گئی ہے:

"کس قدر خوب ہیں پلکوں پہ یہ ابرو کے ہلال　　　رب نے بے مثل بنائی ہیں تمہاری آنکھیں"[20]

یہ شعر نبی کریم ﷺ کی آنکھوں اور ابرو کی بے مثال خوبصورتی کو بیان کرتا ہے۔ شاعرہ نے اسے اللہ کی عطاکردہ منفرد تخلیق قرار دیا ہے، جس کا کوئی ثانی نہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھوں کی تشبیہ ہلال (نئے چاند) سے دی گئی ہے، جو آپ کی معصومیت اور دلکشی کو اجاگر کرتی ہے۔ شاعرہ کہتی ہیں کہ تمام آنکھیں آپ ﷺ کی خوبصورتی کی تعریف کرتی ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کی آنکھیں اپنی خوبصورتی میں سب سے بلند ہیں۔

18۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۴۳۔

19۔ ایضاً۔

20 پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۴۴

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"لی بلائیں سبھی آنکھوں نے حسیں آنکھوں کی جب کبھی آپ ﷺ نے اثمد سے سنواری آنکھیں"[21]

شاعرہ نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی بے مثال خوبصورتی کو بیان کرتی ہیں، اور کہتی ہیں کہ تمام آنکھیں آپ ﷺ کی تعریف میں مشغول ہیں، خاص طور پر جب آپ ﷺ نے اثمد (سرمہ) لگایا، جو آپ کی آنکھوں کی خوبصورتی کو مزید نمایاں کر دیتا تھا۔ شاعرہ مزید لکھتی ہیں کہ

"ہیروں میں دمک ہے تری آنکھوں کی چمک سے زلفوں میں بسی ہے تری خوشبوئے حنا خاص"[22]

سیدہ پروین زینب سروری نے اس شعر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں کی چمک کو ہیروں کی روشنی سے زیادہ قیمتی اور آپ ﷺ کے زلفوں کی خوشبو کو حنا کی مخصوص اور خوشبودار مہک سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اگرچہ قرآن کریم میں حضور ﷺ کی آنکھوں کا براہ راست ذکر نہیں کیا گیا، لیکن سورہ النجم میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے مشاہدات اور وحی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

"مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى"[23]

(نہ تو (نبی کی) نظر بہکی اور نہ حد سے بڑھی)۔

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی نظر کی صحت اور سچائی کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب معراج کے موقع پر آپ ﷺ نے اللہ کی نشانیوں کا مشاہدہ کیا، تو آپ کی نظر میں کوئی خطا یا غلطی نہیں ہوئی۔

حدیث کی مختلف روایات میں آپ ﷺ کی آنکھوں کی خوبصورتی کا ذکر آیا ہے۔ حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم، ضليع الفم، اشكل العين، منهوس العقبين "[24]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تھا آنکھوں میں سرخ ڈورے چھوٹے ہوئے اور ایڑیاں کم گوشت والی تھیں۔

امام ترمذیؒ نے حضرت جابر بن سمرہ کی روایت نقل کیا ہے کہ:

" وكنت إذا نظرت إليه قلت اكحل العينين وليس باكحل "[25]

(اور جب میں آپ ﷺ کو دیکھتا تو کہتا کہ آپ ﷺ آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں، حالانکہ آپ ﷺ سرمہ نہیں لگائے ہوتے)۔

4) خاتم النبیین ﷺ کے چہرہ مبارک کا بیان

21۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۴۴

22۔ ایضاً، ص ۷۰۔

23۔ النجم: ۱۷۔

24۔ اسے امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم، (رقم الحدیث: ۶۰۷۰) میں روایت کیا ہے

25۔ اسے ترمذی، جامع ترمذی، (رقم الحدیث: ۳۶۴۵) میں روایت کیا ہے۔

The Study of Religion and History
THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

حضرت محمد ﷺ کا چہرہ مبارک نور اور جمال کا پیکر تھا، جو دلوں میں محبت اور عقیدت پیدا کرتا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ ہدایت کا روشن ستارہ تھا، جسے دیکھنے والا آپ کی حقانیت کا قائل ہو جاتا۔ نورانی چمک اور دلکش تبسم ہر دل کو اپنی طرف کھینچ لیتا تھا، اور آپ کے چہرے سے ملنے والا سکون قربِ الٰہی کی یاد دلاتا تھا۔ قرآن وحدیث میں بھی آپ ﷺ کے چہرے کو "سراجاً منیراً" کہا گیا ہے، جو آپ کی نورانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ سیدہ پروین زینب سروری نے اپنی شاعری، خصوصاً "حریمِ نور" میں اس حسن کو بیان کیا ہے۔

سیدہ پروین زینب سروری لکھتی ہیں کہ:

"حسین چہرہ ہے دن کو مثالِ مہر ترا　　　جو شام اترے تو پھر صورت قمر آئے"[26]

شاعرہ سیدہ پروین زینب سروری نے اس شعر میں حضرت محمد ﷺ کے چہرہ مبارک کو نورانی عظمت کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو دن میں سورج اور رات میں چاند کے ساتھ مشابہ قرار دینا آپ کی جامعیت اور کمال حسن کو ظاہر کرتا ہے، جو ہر وقت ہر جگہ نور بکھیرتا ہے۔ شاعرہ نے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کو چاند کی مانند روشن قرار دے کر لکھتی ہیں:

"مثل مہتاب ہے روشن رخِ زیبا تیرا　　　بزم افلاک میں دن رات ہے چرچا تیرا"[27]

اس شعر میں نبی ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو چاند کی مانند روشن قرار دیا گیا ہے، جو دنیا اور آخرت میں نور وہدایت کا ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کا چرچا نہ صرف زمین پر بلکہ آسمان کی بزم، یعنی فرشتوں اور آسمانی مخلوقات کے درمیان بھی ہر وقت ہوتا ہے۔ شاعرہ نے آپ ﷺ کی ذات کو نہ صرف زمین بلکہ آسمانوں میں بھی مرکزِ ذکر قرار دیا ہے۔

شاعرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی خوبصورتی کو گلاب کی خوبصورتی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے،

"چہرہ انور سے نور و نور ہے ساری فضا　　　کیا حسیں ہیں روئے زیبا کی صباحت کے گلاب"[28]

یہ نعتیہ شعر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمال و نورانیت کو بیان کرتا ہے۔ پہلے مصرعے میں ان کے چہرہ انور کی روشنی سے پوری فضا منور ہونے کا ذکر ہے۔ دوسرے مصرعے میں ان کے چہرے کی خوبصورتی کو گلاب کی مانند بتایا گیا ہے، جس سے ان کی جمالیاتی حسن و صباحت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ شاعرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی نورانیت اور حسن کو دن اور رات کے وقت کے ساتھ تشبیہ دیتی ہوئی لکھتی ہیں کہ:

"حسین چہرہ ہے دن کو مثال مہر ترا　　　جو شام اترے تو پھر صورت قمر آئے"[29]

سیدہ پروین زینب سروری نے اس شعر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو دن کے سورج اور رات کے چاند سے تشبیہ

26 پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۳۷

27۔ ایضاً، ص ۱۰۴

28۔ ایضاً، ص ۱۲۸

29۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور،، ص ۱۳۷

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

دی ہے۔ سیدہ پروین زینب سروری نے نبی اکرم ﷺ کی بے مثال خوبصورتی کو عشق کے تناظر میں بیان کیا گیا:

"جب سے دیکھا ہے شہاؐ آپ ﷺ کے چہرے کا جمال　　تب سے عشاق نے چہرہ کوئی دیکھا ہی نہیں"[30]

شاعرہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بے مثال حسن و جمال ہر دور میں سب سے افضل اور منفرد ہے، اور آپ ﷺ کا چہرہ دیکھنے کے بعد کسی اور کی طرف نظر نہیں جاتی۔ سیدہ پروین زینب نبی کریم ﷺ کے جمال مبارک کو انسانوں اور فرشتوں دونوں کے لئے باعث عقیدت بیان کرتی ہوئی لکھتی ہیں کہ:

"وہ جمال روئے تاباں ترا شاہؐ دیکھتے ہیں　　سر مکاں ملائک تری راہ دیکھتے ہیں"[31]

شاعرہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک انتہائی روشن ہے، جو دلوں کو منور کرتا ہے۔ دنیا کے بادشاہ اور اہم شخصیات آپ کے نورانی جمال کو دیکھتے ہیں۔ فرشتے آپ کی عظمت کے سامنے عقیدت سے آپ کی راہ تک رہے ہیں، گویا ہر وقت آپ کے ادب میں منتظر ہیں۔ سیدہ پروین زینب سروری نے نبی کریم ﷺ کی ذات اور ان کے چہرہ مبارک کی خوبصورتی کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا:

"رخ ماہتاب سے بھی حسین روئے اقدس　　کہ کبھی علی نبیؐ کبھی ماہ دیکھتے ہیں"[32]

شاعرہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی روشنی سے بھی زیادہ حسین ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھتے تھے اور کبھی چاند کو، گویا دونوں کا موازنہ کرتے تھے، لیکن انہیں نبی کریم ﷺ کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن اور حسین نظر آتا تھا۔ شاعرہ ایک اور مقام پر چہرہ انور کو یوں سپرد قلم کرتی ہیں:

"جمال روئے انور سے تری ملتی ہے زیبائی　　حسیں جھرنوں کو شاہاؐ گنگناتے آبشاروں کو"[33]

اس شعر میں شاعرہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کا حسین چہرہ اتنا خوبصورت ہے کہ اس کی خوبصورتی جھرنوں اور آبشاروں سے بھی ملتی ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی شان اور حسن کا کوئی ثانی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال کی تاثیر کا بیان کرتی ہوئی شاعرہ لکھتی ہیں:

"جب سے دیکھی ترے چہرے کی ملاحت تب سے　　محوِ دیدار نبیؐ ارض و سما بھول گئے"[34]

اس شعر میں شاعرہ کہتی ہیں کہ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرے کی خوبصورتی دیکھی، تو ان کی توجہ دنیا اور آسمان کی تمام چیزوں سے ہٹ گئی، اور نبی ﷺ کا جمال انہیں اس قدر مسحور کر گیا کہ وہ ہر چیز بھول گئیں۔ مذید وہ اپنی تمنا کا اظہار کر رہی ہیں کہ اگر

30۔ ایضاً، ص ۲۰۴

31۔ ایضاً، ص ۱۹۷

32۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۹۸

33۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور،، ص ۱۹۳

34۔ ایضاً، ص ۱۹۰

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ان کا ایمان اتنا مضبوط ہوتا تو وہ ہر لحہ نبی کریم ﷺ کی محبت میں محو رہتیں۔

"ہر گھڑی محوِ طوافِ رُخِ انور رہتا   میں جو اس امر کا ایمان سے عامل ہوتا"[35]

شاعرہ کہہ رہی ہیں کہ اگر میرا ایمان اس قدر پختہ ہوتا کہ میں ہر لحہ حضور نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کی زیارت اور طواف میں مصروف رہتا، تو میری روحانی حالت مزید اعلیٰ اور بلند ہو جاتی۔ سیدہ پروین زینب سروری نبی ﷺ کے چہرہ مبارک کی دیدار کی آرزو اور ان کی محبت کی شدت یوں بیان کرتی ہیں:

"روئے انور کو ہی تکتا، نہ جھپکتا آنکھیں   ایک لحہ بھی نہ میں آپؐ سے غافل ہوتا"[36]

شاعرہ یہ خواہش کرتی ہیں کہ کاش وہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کو ہمیشہ دیکھتی رہتیں اور پلکیں کبھی جھپکنے کی حاجت نہ ہوتی، تا کہ وہ ان کے حسنِ انور سے ایک لمحے کے لیے بھی محروم نہ رہتیں۔ شاعرہ کائنات کی تمام روشنیاں حضور ﷺ کے چہرے کی نورانیت کی طرف منسوب کرتی ہیں:

"چمک مہر و قمر، انجم کی آقاؐ   ترے رُو کی صباحت ہو گئی ہے"[37]

ایک اور مقام پر یوں بیان کرتی ہیں:

"ہوئے تابانی رُخ سے یہ مہر و ماہ تابندہ   تری روشن جبیں سے جگمگاہٹ ہے ستاروں میں"[38]

شاعرہ کہتی ہیں کہ سورج، چاند، اور ستارے نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کے نور سے روشن ہیں۔ نبی ﷺ کے حسن کو کائنات کی تمام روشنیوں پر فوقیت حاصل ہے۔ زیر تحقیق مجموعہ حمد و نعت "حریم نور" میں شاعرہ حضور ﷺ کی چہرے مبارک کی روشنی کو کائنات کی ہر دوسری روشنی پر فوقیت دیتی ہیں:

"عارض روئے محمدؐ کی ضیا کافی ہے   اب دیئے سارے بجھا دو کہ حضورؐ آتے ہیں"[39]

سیدہ پروین زینب سروری اس شعر میں نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کی روشنی کو بیان کرتی ہیں، جو اتنی کافی ہے کہ اب کسی اور چراغ کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ کہتی ہیں کہ سب دیئے بجھا دو کیونکہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں، اور ان کی روشنی ہر دوسری روشنی سے بڑھ کر ہے۔ مذید بیان کرتی ہیں کہ:

35۔ ایضا، ص ۸۲

36۔۔ ایضاً، ص ۸۲

37۔ ایضاً، ص ۱۰۸

38۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۱۳

39۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۷۶

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"منور جہاں ہے رُخِ والضحیٰ سے   فضا بھر گئی ذکرِ صل علی سے"[40]

شاعرہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے روشن چہرے کی بدولت ساری دنیا نور سے بھرپور ہے، اور آپ ﷺ پر درود و سلام کے ذکر سے فضاؤں میں برکت اور پاکیزگی پھیل گئی ہے۔ نبی ﷺ کا ذکر ہر طرف فضاؤں کو معطر کر رہا ہے۔ سیدہ پروین زینب سروری قیامت کے دن کے واقعات اور شفاعت کی امید کی روشنی کی منظر کشی یوں کرتی ہیں:

"لحد جب رُوانور کی ضیا سے جگمگائے گی   دُرودوں سے دہن ہو جائے گا اس لحہ تر آقاؐ"[41]

اس شعر میں شاعرہ قیامت کے دن کی تصویر کشی کر رہی ہیں، جب قبر میں نبی کریم ﷺ کے نور کی برکت سے قبر روشن ہو جائے گی۔ اس وقت نبی ﷺ کی شفاعت سے شاعرہ کو امید ہے کہ ان کے تمام دکھ اور درد دور ہو جائیں گے، اور نبی کریم ﷺ کے کرم سے ان کی زبان دعا اور شکر سے بھر جائے گی۔

شاعرہ حضور ﷺ کے نورانی چہرے کی شان و عظمت کو یوں سپرد قلم کرتی ہیں:

"چمک مہر و قمر، انجم کی آقاؐ   ترے رُو کی صباحت ہو گئی ہے"[42]

شاعرہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ اتنا حسین ہے کہ اس کی چمک سورج، چاند، اور ستاروں کی روشنی سے بھی بڑھ کر ہے، جو کائنات کی تمام خوبصورتیوں کا منبع ہے۔ احادیث میں نبی کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک کی شان اور نورانیت کا ذکر موجود ہے۔ نبی ﷺ کا چہرہ مبارک نہ صرف ان کے ظاہری حسن کا مظہر تھا بلکہ ان کی روحانی عظمت کی عکاسی بھی کرتا تھا۔

صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم" احسن الناس وجها واحسنه خلقا ليس بالطويل البائن ولا بالقصير"[43]

(رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین چہرے والے اور بہترین جسمانی ساخت والے تھے، نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے)

آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا، اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی ایک جھلک بیان ہوئی ہے کہ آپ خوبصورت اور خوب سیرت تھے۔

ایک اور مقام پر حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

40۔ ایضاً، ص ۱۲۴

41۔ ایضاً، ص ۳۳۶

42۔ ایضاً، ص ۱۰۸

43۔ اسے امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری، (رقم الحدیث: ۳۵۴۹) میں روایت کیا ہے۔

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة إضحيان، فجعلت أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وإلى القمر، وعليه حلة حمراء، فإذا هو عندي أحسن من القمر"[44]

(میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی آپ کے چہرے کو دیکھتا اور کبھی چاند کو، اور آپ نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ پس مجھے آپ ﷺ چاند سے زیادہ حسین نظر آئے")

5) حضور ﷺ کی زلف مبارک

سیدہ پروین زینب سروری کی شاعری میں نبی اکرم ﷺ کی زلف مبارک کا ذکر عشق و محبت کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ زلفیں نہ صرف آپ کی خوبصورتی کا اظہار کرتی ہیں بلکہ نبی ﷺ کی نورانیت اور شان کو بھی نمایاں کرتی ہیں۔ شاعرہ کی تخلیقات میں یہ زلفیں روحانی تاثیر کا حامل ہیں، جو مومن کے دل میں عشقِ رسول کی نئی لہر بیدار کرتی ہیں۔ شاعرہ لکھتی ہیں:

"طیبہ کی فضا میں جو صبا گھول رہی ہے   گیسو کی مہک تیری شہاَسب کے لیے ہے"[45]

اس شعر میں شاعرہ بیان کرتی ہیں کہ مدینہ (طیبہ) کی فضا میں چلنے والی ہوا (صبا) نبی اکرم ﷺ کی زلفوں کی خوشبو کو پھیلا رہی ہے۔ یہ خوشبو سب کے لیے ہے، یعنی نبی ﷺ کی محبت اور کرامت کا اثر ہر شخص تک پہنچتا ہے۔ شاعرہ سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کے مشکبو گیسوؤں کی خوشبو اور ان کی تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے عشق و عقیدت کا اظہار کرتی ہیں:

"سحر دم مشکبو گیسو اگر بادِ صبا چھولے   مہک جاتی ہے طیبہ کی فضا آہستہ آہستہ"[46]

شاعرہ بیان کرتی ہیں کہ اگر صبح کی نرم ہوا آپ ﷺ کے خوشبودار گیسوؤں کو چھولے تو مدینہ کی فضا مہک اٹھتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی موجودگی سے ہر چیز خوشبو اور روحانیت سے بھر جاتی ہے۔ شاعرہ حضور ﷺ کی زلفوں کی خوشبو کو فطرت کی خوبصورتی سے جوڑتا ہے۔

"جب تک نہ مہک تھی تری زلفوں کی فضا میں   تب تک نہ گلستان میں کوئی پھول کھلا خاص"[47]

شاعرہ کہتی ہیں کہ جب تک آپ ﷺ کی زلفوں کی خوشبو فضاؤں میں نہیں پھیلی تھی، اس وقت تک باغ میں کوئی خاص پھول نہیں کھلا تھا۔ یعنی آپ ﷺ کی موجودگی اور آپ ﷺ کی برکت کے بغیر دنیا کی خوبصورتی مکمل نہیں تھی۔ حضور ﷺ کی چہرے کی چمک کو چاند اور زلف مبارک کو شام قرار دیں کر شاعرہ لکھتی ہیں:

44۔ اسے امام ترمذی نے اپنی سنن ترمذی، (رقم الحدیث: ۲۸۱۱) میں روایت کیا ہے۔

45۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور ص ۱۸۴۔

46۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۱۵۸۔

47۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور ص ۷۰۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.4, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"رُخ میں ہے چاندنی کی چمک گیسوؤں کے شام　　　رب کی تجلیوں کا نظارا تمہارا نام"[48]

اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ حضور ﷺ کے چہرے پر چاند کی چمک جیسی روشنی ہے، اور ان کے بال شام کی طرح پر سکون اور دلکش ہیں۔ آپ ﷺ کا نام ہی رب کی تجلیات کا مظہر ہے۔ سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کے نورانی چہرے اور ان کے مبارک گیسوؤں (بالوں) کی عظمت کی قسم کھاتی ہوئی رقمطراز ہیں:

"روئے تاباں کی ترے گیسوئے دوتا کی قسم　　　دیدہ و دل میں کوئی اور سمایا ہی نہیں"[49]

شاعرہ نبی کریم ﷺ کے روشن چہرے اور ان کے دولٹوں والے مبارک بالوں کی قسم کھاتی ہیں، اور دل کی یہ کیفیت بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سوا ان کی نگاہ اور دل میں کوئی اور سما نہیں سکتا۔ یہ محبت اتنی گہری ہے کہ ان کا دل اور آنکھیں صرف نبی کریم ﷺ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کی مقدس شخصیت اور ان کی زلفوں کی نورانیت کو بیان کرتی ہوئی لکھتی ہے:

"ہے عارضِ تاباں کی دمک شمس و قمر میں　　　گھنگھور گھٹائیں ہیں کہ زلفیں ہیں ضیابار"[50]

یہ شعر نبی کریم ﷺ کے چہرے کی تابانی اور زلفوں کی نورانیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعرہ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ کا نور اتنا وسیع ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی بھی اس کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے، اور ان کی زلفیں گھنے بادلوں کی طرح ہیں، جو نورانی روشنی بکھیر رہی ہیں۔ شاعرہ نبی کریم ﷺ کے خوبصورت اور خم دار گیسوؤں (بالوں) کی تعریف کرتی ہیں، جو عاشقانِ رسول کے دلوں میں خوشی اور عقیدت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔

"پوچھ پھر ہم سے نہ سرشاری دل کا عالم　　　جب حسیں گیسوئے خم دار نظر آتے ہیں"[51]

شاعرہ کہتی ہیں کہ دل کی سرشاری (خوشی و مستی) کا عالم بیان سے باہر ہے جب نبی کریم ﷺ کے حسین اور خم دار بال نظر آتے ہیں۔ ایک اور مقام پر یوں بیان کرتی ہیں:

"عنبریں زلف کی خوشبو کی طلب دل میں لیے　　　آج آئی ہے گھٹا بادِ صبا سے پہلے"[52]

اس شعر میں سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کی معطر زلفوں کی خوشبو کی طلب کو بیان کرتی ہیں، جس سے پہلے ہی گھٹا بادِ صبا سے پہلے آجاتی ہے۔ اس میں محبت اور فطرت کے حسین مناظر کو نبی ﷺ کی صفات سے جوڑا گیا ہے۔

48۔ ایضاً، ص ۱۸۵۔

49۔ ایضاً، ص ۲۰۴۔

50۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور ص ۲۱۳۔

51۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور ص ۱۴۱۔

52۔ ایضاً، ص ۱۶۶۔

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

سیدہ پروین زینب سروری مزید بیان کرتی ہیں:

"ارض و سما تصدق بے ساختہ ہوئے جب   زلفوں کی بدلیوں سے نکلے نکھر کے عارض "[53]

اس شعر میں نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کے حسن کو بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ ﷺ کی زلفوں کی بدلیوں سے چہرہ مبارک ظاہر ہوا، تو زمین و آسمان بے ساختہ آپ ﷺ کی عظمت پر قربان ہو گئے۔ شاعرہ نے اس منظر کو والہانہ محبت اور فطرت کی زبان میں پیش کیا ہے۔ یہ اشعار نبی کریم ﷺ کی مبارک زلفوں کی عظمت کو احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔ شاعرہ نے نبی ﷺ کی زلفوں کی خوبصورتی کو مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ احادیث میں نبی ﷺ کی ظاہری خوبصورتی اور زلفوں کا ذکر ملتا ہے، جبکہ قرآن میں ان کا براہ راست ذکر نہیں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہے:

"كان شعر النبي ﷺ ينسل إلى كعبيه"[54]

(نبی کریم ﷺ کی زلفیں کان کی لو تک پہنچتی تھیں)۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس راویت کرتے ہیں کہ

" كان النبي صلى الله عليه وسلم ضخم اليدين لم اربعده مثله، وكان شعر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا لا جعد ولا سبط".[55]

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ جیسا (خوبصورت کوئی آدمی) نہیں دیکھا آپ کے سر کے بال میانہ تھے نہ گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے)۔

6) حضور ﷺ کی قدم مبارک کا بیان

سیدہ پروین زینب سروری کی نعتیہ کتاب "حریمِ نور" میں حضور ﷺ کی نعلین مبارک کو خاص عقیدت اور محبت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ شاعرہ کے نزدیک آپ ﷺ کے نعلین مبارک میں ایسی برکت اور روحانی تاثیر ہے کہ وہ نہ صرف فخر و سعادت کا ذریعہ ہیں بلکہ دلوں کو سکون اور راحت بھی عطا کرتے ہیں۔ یہ نعلین، جو آپ ﷺ کے مقدس قدموں سے منسوب ہیں، شاعرہ کے لیے ایک عظیم روحانی مقام رکھتے ہیں، جو عشقِ رسول ﷺ کی علامت ہیں۔

شاعرہ بیان کرتی ہیں:

"سر پہ رکھوں ترے نعلین مبارک میں بھی   روح پرور ہیں ترے نقشِ قدم کی باتیں"[56]

53۔ ایضاً، ص ۱۶۸

54۔ اسے امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم، (رقم الحدیث: ۲۰۶۸) میں روایت کیا ہے۔

55۔ اسے امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری، (رقم الحدیث: ۵۹۰۶) میں روایت کیا ہے۔

56۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۹۹

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

یہ شعر نبی کریم ﷺ کے قدموں کی عظمت اور ان کے نقشِ قدم کی برکت کو بیان کرتا ہے۔شاعرہ عقیدت کے ساتھ کہتی ہیں کہ اگر میں آپ ﷺ کی نعلین مبارک کو اپنے سر پر رکھوں تو یہ میرے لیے فخر اور برکت کا باعث ہو گا۔

شاعرہ ایک اور مقام پر اپنی عاجزی اور عشق کو بیان کرتی ہیں۔

"وہ گزرتے تو میں نعلین کے بوسے لیتا   سنگ ہوتا ترے در کا، کسی قابل ہوتا"[57]

شاعرہ کہتی ہیں کہ اگر میں آپ ﷺ کے در کی دہلیز کا پتھر ہوتا، تو آپ ﷺ کے نعلین مبارک کے بوسے لیتا۔ یہ ان کی انتہائی محبت اور عاجزی کا علامتی اظہار ہے، جو آپ ﷺ کی قربت کو سب سے بڑی سعادت سمجھتی ہیں۔

سیدہ پروین زینب سروری نبی کریم ﷺ کے نقشِ قدم کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:

"ترے نقوشِ کفِ پا جہاں ملیں سرورؔ!   وہاں چراغِ عقیدت جلا رہے ہیں ہم"[58]

شاعرہ کہتی ہیں کہ جہاں آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات ہیں، وہاں وہ اپنی عقیدت کے چراغ روشن کر رہی ہیں، جو آپ ﷺ کی پیروی کا عکاس ہے۔

خلاصہ بحث

اس تحقیقی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شمائلِ نبوی ﷺ کے اظہار کے مختلف ادبی و فکری مناہج دراصل قرآن و حدیث کی تعلیمات سے گہرے طور پر متاثر ہیں۔ مجموعہ "حریم نور" میں شاعر نے جذباتی، علامتی اور بیانی اسلوب کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا ہے، جس میں قرآنی مضامین اور احادیث کے اثرات نمایاں طور پر جلوہ گر ہیں۔ یہ تحقیق اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ شمائلِ نبوی ﷺ کا بیان محض ادبی اظہار نہیں بلکہ ایک روحانی و دینی فریضہ ہے، جو امت میں محبتِ رسول ﷺ کو پروان چڑھاتا ہے۔ عصرِ حاضر میں ایسے مطالعات کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے تاکہ نئی نسل کو نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے جوڑا جا سکے اور اسلامی اقدار کو مؤثر انداز میں منتقل کیا جا سکے۔

57۔ ایضاً ص ۸۲

58۔۔ پروین، زینب، سروری، حریم نور، ص ۷۵